پروفیسر ڈاکٹر محمد مقبول صوفی
سابق کالج پرنسپل

عارفِ اُمّی روپی ریشی سوم کوچھ مولویؒ

مورخ کشمیر خواجہ اعظم دیدہ مری کے مرشد کامل شیخ محمد مراد ٹنگ مجددی نقشبندی اپنے موقد تذکرہ ''تحفتہ الفقراء ص ۱۱۸''[1] میں آپ کے بارے میں چشم دید حالات یوں لکھتے ہیں:۔ ''مجاہدت دستگاہ عارف امّی روپی ریشی پرگنہ اولر (علاقہ ترال) کے گاؤں کوچھ مولہ کو زینت بخشی۔ آپ اس گاؤں سے ایک کروہ اوپر موضع لورہ گام کے کسان تھے گھر میں بیوی اور بیٹا رکھتے تھے عینِ جوانی میں آپ پر خدا طلبی کا جذبہ غالب آگیا آپ نے اہل وعیال کو رخصت کر کے آبادی سے دور ایک جنگل دودہ کُلین گوجر بستی میں چشمہ کے کنار غار کھُدوائی چنار کا درخت لگایا اور ریاضت ومجاہدۂ نفس میں مشغول ہوگئے اور درویشوں کی ملازمت میں بھی کبھی کبھی جایا کرتے تھے اس کے بعد کوچھ مولہ کے غیر مسلموں کو مسلمان بنا کر اسی گاؤں میں ایک چشمہ ہے اسی کے

---

1. ایں کتاب را ریاستِ بخش فارسی دکتر سیدہ رقیہ صاحبہ زاداللہ مجد ہا مدون کردہ وبا توضیح بزبان اردو ھم شائع فرمودہ اند۔ واضع باد کہ کچھہ مولہ دہی است مشہور واقع درشمال قصبہ ترال بدوری 3.1/2 کیلومیٹر، لورہ گام ہم بطرف شمال قصبہ ترال واقع است۔ حضرت ٹنگ صاحب ترال بوجہ زیارت گاہِ خانقاہِ فیض پناہ امیریہ بسیار دوست داشتند درین خانقاہ عصائے شریف جناب امیرؒ ھم محفوظ است۔

کناروں پر مسجد تعمیر کر کے غسل خانے بنوائے اسی مسجد کے صحن میں اپنے ہاتھوں ایک حجرہ بنایا اور مستقل طور پر وہیں اقامت پذیر ہو گئے اسی گاؤں میں صایم الدہر اور تارک اللحم (گوشت خوری چھوڑنے والا) ہو کر تجدید و تضرید اور قناعت کو اپنا شعار بنایا اور پچاس سال کی مدت یہیں بسر کی کبھی کبھار ایک یا دو یا تین مہینے جنگل میں گزارہ کرتے تھے اور پھر اپنے ٹھکانے پر آجاتے تھے اور قوت الایموت پر گزارہ کرتے تھے اور کسی تھوڑی غذا سے افطار فرماتے تھے ماضی کے برخلاف جب آپ بسیار خوری کرتے تھے چنانچہ کشمیری زبان میں شمنو (چھ من کھانا کھانے والا) کے نام سے مشہور ہو گئے تھے کبھی دو تین دنوں تک حال میں رہتے تھے خواجہ اعظم کے مطابق آپ نے جناب بٹہ مالو جیو سے نظر پائی تھی اور انہی کے حکم سے ہر چیز سے منہ موڑ لیا تھا گو آپ بظاہر اُمی تھے لیکن اللہ نے آپ کو علم لدنی و وھبی سے نوازا تھا خود آنحضرت صلعم کا اُمّی ہونا ایک عظیم معجزہ ہے حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین اور شیبانِ راعی بھی اُمّی تھے۔

ٹنگ صاحب لکھتے ہیں ’’آپ روزۂ وصال بھی رکھتے تھے اور افطار بالکل نہیں کرتے تھے، بظاہر اگرچہ حضرت بٹہ مالو اور دیگر مشایخ کرام کی خدمت میں رہ کر فیض پایا تھا اور جناب ابوالفقراء بابا نصیب الدین غازیؒ کو دیکھا تھا اور ان کی بابرکت مجالس میں بیٹھا تھا لیکن سلوک کی تعلیم و تربیت کا حق کسی سے نہیں رکھتے تھے اور آپ اویسی تھے۔ (تضرید کے معنی گوشہ نشینی تنہائی اور امر و نہی کی رعایت کے لئے تنہا ہو جانے کو کہتے ہیں اور ریشی اس شخص کو کہتے ہیں جو زاہدوں اور عابدوں کے طبقے میں ریاضت میں زیادہ سخت اور قوی ہو اور جو خود کو اولاد و ازدواج سے آزاد رکھ کر تمام خواہشات اور ہوا و ہوس سے دستبردار ہو جائے اور مجاہدہ نفس امارہ کے خلاف جہاد اکبر کو

کہتے ہیں تا کہ نفسانی مالوفات میلانات اور خواہشات کی مخالفت کر کے ان پر قابو پالے اور اویسی حضرت اویس قرنی کے طریقے پر چلتے ہیں اور انہیں انبیاء و اولیاء کی ارواح سے تربیت اور فیوض باطنی ملتا ہے ان کا کوئی ظاہری پیر نہیں ہوتا ہے) آپ کے ٦ پیش رو لوہ ریشی تھے جنکا آستانہ لورہ گام میں ہے اور جو مشائخ قدیم میں سے تھے اور حضرت ہردی بابا ریشی کے تربیت یافتہ خلیفہ تھے روپی ریشی ان کی حد سے زیادہ تعریفیں کرتے تھے اور ان کو شیخ العالم کے ہم پلہ جانتے تھے ایک دن آپ مجھے اپنے ہمراہ لورہ گام لے گئے اور مجھے آپ کے مقبرہ کی زیارت کرائی اور فرمایا کہ لورہ گام کے کسانوں نے تو ان کی قبر کا نام ونشان مٹا دیا تھا میں آپ کی روحانی عظمت سے واقف تھا اس لئے میں نے آپ کی قبر شریف کی نشان دہی کی اور اس کے ارد گرد ایک آستانہ تعمیر کیا۔ اور اپنے مُرید لورہ گام کے لالہ شیخ کو اس آستانے کا مجاوز مقرر کیا تا کہ وہ اس کی دیکھ بال کرے غرض یہ روپی ریشی کبھی گوشت اور مچھلی کھاتے تھے اور کبھی نہیں کھاتے تھے ایک دفع انہوں نے میرے لئے ایک مرغی پکوائی کھانے کھانے کے وقت میں نے ان سے پوچھا کہ گوشت کو حلال جانتے ہو فرمایا ہاں میں نے کہا پھر آپ کیوں نہیں کھاتے آپ نے فرمایا کہ میں نے بچپن میں گوشت کھایا ہے اور سنت کی پیروی کی ہے اور اب تیس سالوں سے میں نے نفس کی مخالفت کرتے ہوئے ترک لذات وشہوات کیا ہے میں نے کہا اس گوشت میں سے ایک بوٹی اٹھایئے اور پانی میں دھو کر کھایئے تا کہ نفس کی مخالفت ہو جائے تو آپ نے فرمایا تم مجھے بہت تنگ کرتے ہو آپ غصہ میں آگئے اور چوہوں کی ایک جماعت نے مجھے آگھیرا وہ چوہے میرے بغل اور آستینوں میں داخل ہو گئے اور دامن سے نکلنے لگے میں نے مجبور ہو کر

ریشی سے وعدہ کیا کہ آج کے بعد سے میں بھی گوشت نہیں کھاؤں گا اس کے بعد میں کبھی گوشت نہ کھا سکا آپ نے مجھے مبارکبادی دی مجھے آپ حقیقی ولی دکھائی دیئے میں ایک دفع ان کے حجرہ خاص میں داخل ہوگیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے سلوک کا کونسا طریقہ اپنایا ہے اور تعلیم کس قسم کی پائی ہے آپ نے فرمایا میں ظاہری مرشد نہیں رکھتا اور میں نے کسی ظاہری پیر سے تعلیم نہیں پائی ہے۔ میں نے آپ سے پوچھا یہ روحانیت کی دولت تم نے کہاں سے پائی آپ نے کہا کہ میں کلمہ طیبہ ہر لمحے خواہشِ دل اور صداقت وخلوص سے دھرایا کرتا تھا یہ اسی کا فیضان ہے آپ نے مجھ سے کہا کہ میں نے لوہ ریشی کی تربیت پائی ہے اور ان کے حقوق مجھ پر ثابت ہیں۔

ٹنگ صاحب لکھتے ہیں میں نے روپی ریشی کی مجلس میں گاؤں والوں اور شہریوں کو بھی دیکھا ہے ان کی بابرکت محفلوں میں درویش اور طالب علم بھی آیا کرتے تھے اور آپ کے ملفوظات سے فیض پاتے تھے زایرین آپ کی روحانی عظمت سے مرغوب ہوجاتے تھے اور ادب کے ساتھ طرایقت کے رموز سیکھتے تھے۔ آپ حضرت شیخ نورالدین کو للہ ماجی سے افضل جانتے تھے اور للہ عارفہ کے بارے میں کہتے تھے کہ وہ مسلمان ہوکر بھی گائے کے گوبر سے کھانا نہیں پکاتی تھی اور ہندو دھرم کے آثار کبھی کبھی اس سے ظاہر ہوجاتے تھی حالانکہ وہ مومنہ کاملہ تھیں۔

غرض روپی ریشی رات کو چراغ بھی نہیں جلاتے تھے سر شام ایک کسان مرید جس کا نام حسن وانی تھا کے لائے ہوئے چند لقمے کھاتا تھا اور اسی پر ساری رات یادالٰہی میں بسر کرتا تھا۔ آپ کے پاس جو نذور آیا کرتے تھے وہ مستحق لوگوں اور خاص طور پر ملاؤں میں تقسیم کرتے تھے اور مجھ سے کہتے تھے کہ تم میرے پاس خدا کا دیا ہوا

رزق کھاتے ہو اور مجھے درمیان میں کیوں لاتے ہو یہی شرک ہے آپ کی نعلین خرقہ اور کانگڑی سالہا سال پرانی تھی۔

ٹنگ صاحب کہتے ہیں ایک دفع میں پانتہ چھوک کے چند معتقدوں کو اپنے ساتھ لایا تا کہ ہم آپ کے دیدار کریں ہم سرینگر سے ہی اپنا کھانا ساتھ لائے تا کہ روپی ریشی کے لئے ہم باعث تکلیف نہ بن جائیں خادم نے یہ ماجرا آپ سے کہا اس پر آپ نے وقار کے ساتھ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا اپنا روزی شہر سے اپنے ساتھ لائے میں رسمی تکلف پر یقین نہیں رکھتا۔ میں فضول رواجوں کا قائل نہیں ہوں۔

ایک دفع ٹنگ صاحب نے آپ سے کہا کہ نذر و نیا کو استعمال میں لایا کیجئے آپ فوراً اس کو خیرات کر دیتے ہیں تاہم اس میں یہ شرط ہونی چاہیتے کہ نیاز یانے والا اس کو خدائی تحفہ جانے اور بندگاں خدا کو صرف رزق فراہم کرنے کا واسطہ جانے اور کچھ نہیں اس پر آپ نے اتفاق کرتے ہوئے۔ مجھے ایک کہانی سنائی کہ ایک درویش دریا کے کنارے پر نزر رہتا تھا ایک دن اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ دو روٹیاں میرے اس دوست درویش کو دیجئے جو فلاں جزیرے میں رہتا ہے اس پر بیوی نے کہا کہ درمیان میں خوفناک دریا مانع ہے میں کیسے وہاں پہنچ سکتی ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ تم ساحل پر کہدو کہ اے خدا مجھے میرے شوہر کی حرمت کے طفیل اس جزیرے تک پہنچا دے جس نے کبھی اپنی خواہش نفس کے ساتھ مجھ سے ہم بستری نہیں کی ہے اس طرح وہ اس درویش کے پاس روٹی لے گئی اور اس کو کھلائی اب اس نے شوہر کے اس دوست سے کہا کہ اب میں اپنے گھر کیسے پہنچ جاؤں جبکہ درمیان میں دریا حامل ہے اس نے کہا جاؤ دریا کو میرا اسلام کہدو اور اس سے کہو کہ اے دریا فلانی، درویش کی حرمت کے

واسطے جو کبھی غیر اللہ کے ہاتھ سے خواہش نفس کے ساتھ روٹی نہیں کھاتا مجھے اس پار پہنچا دے اب وہ عورت گھر پہنچ گئی اور اس نے شوہر کی ملامت کی تم درویش لوگ جھوٹے افکار ہوتے ہو حالانکہ تم نے بارہا میرے ساتھ صحبت کی ہے اور تیرے دوست نے میرے ہاتھ سے روٹی کھاتی اس پر اس کے شوہر نے بیوی کو تسلی دی کہ ہم لوگ خدا کے فقیر ہیں ہم سب کچھ اللہ کی قدرت سے جانتے ہیں ہم خدا کی روٹی کھاتے ہیں اور حاجت برآری میں بیت الخلا بھی جاتے ہیں دراصل خدا ہی ہمیں کھلاتا پلاتا اور پہناتا اور ہم اسرار وحدت سے واقف ہوتے ہیں ہر دنیاوی معاملے میں ہم اللہ کے غیبی ہاتھ کو کار فرما دیکھتے ہیں۔ اور ہم ظاہری علم نہ رکھنے کے باوجود ضروریات دین سے واقف ہوتے ہیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہو جاتے ہیں۔

آپ نے دوسری کہانی مجھے سنائی کہ ایک دفع ایک عارف عاشور بیگ منصب دار نے مجھے ایک اخروٹ بھیجا میں سمجھ گیا کہ یہ وحدت کا اشارہ ہے جو کثرت میں ہے لہذا میں نے اخروٹ توڑ کر چار گریاں واپس بھجیں تا کہ وہ سمجھے کہ کثرت وحدت میں ہے۔ مختصر یہ کہ روپی ریشی (سوم) ناخواندہ ہونے کے باوجود حقایق و معارف سے آشنا تھے اور خدا رسیدہ تھے اور ریشیان متقدمین سے پوری مشابہت رکھتے تھے شریعت کے پابند تھے۔

جب رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے سبھوں کے حقوق ادا کیئے اور کسی کو بتائے بغیر حجرے میں داخل ہو گئے اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ جب آپ دوسرے دن دوپہر تک بھی حجرے سے باہر نہیں آئے معتقدین تشویش و تردد میں مبتلا ہو گئے کہ پیر کامل نمازوں کے لئے بھی باہر نہیں آئے جب دروازہ کھولا گیا تو

انہوں نے آپ کو واصل باللہ پایا یعنی دل اور روح زندہ تھے اور جسم زمین پر لیٹا ہوا تھا سب ماتم کرتے ہوئے کفِ افسوس کرتے رہے اور آپ کی تجہیز و تکفین فرمائی اور اسی مقبرے میں آپ کو آسودہ کر دیا جس کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا اور اسی عظیم مسجد کے پڑوس میں جس کے آپ بانی اور معمار تھے سال وصال ۱۱۰۰ھ ہے۔

ٹنگ صاحب کا دلچسپ قصہ یہاں ختم ہو جاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ نے اپنے ایک اُمی ولی سے دین پروری کا کام لیا اللہ اپنے کسی دوست کو اپنے پاس سے علم عطا کرتا ہے اور یہ اس کی قدرت کاملہ سے بعید نہیں ہے۔

مورخ خواجہ محمد اعظم نے تاریخ واقعات کشمیر ص ۱۸۲ میں اختصار کے ساتھ آپکا تذکرہ کیا ہے اور تاریخ کبیر ص ۱۳۴ میں بھی آپ کے مذکورہ حالات مختصراً درج ہیں:

روپ ریشی یودسوٗہ اُمّی اوس علم دینی تمس لدُنّی اوس

آپ صاحب حال وقال اور کمالات وحالات تھے جب اولیاء عصر کو کلام شیخ العالم سناتے تھے تو جن کے بارے میں بقول مورخ سعادت دستاویزی شہادت موجود ہے کہ آپ نے ایک لاکھ غیر مسلمین حلقہ اسلام لائے اور لاکھوں فاسق وفاجر مسلمانوں کو راہِ حق پر لایا ان کے علاوہ حضرت داوٗد بتہ مالو اور شیخ محمد باقر بھی آپ کی زبانی کلام شیخ العالم سنا کرتے تھے کیونکہ آپ کو ساری کلیات شیخ العالم زبانی حفظ تھی (تحایف الاسرار ص ۱۳۴) اور مزے لے لے کر پڑھتے تھے اور سامعین سوز و گواز سے روتے تھے۔ (اسرار لاخیار قلمی A۹۶) ریشیت تہ سانی ریشی از رشید نازکی ص ۱۷۱۔

حضرت بابا لُدہ ریشی لورگامی (لُدی ریشی)

بابا ہردی ریشی اسلام آبادی المعروف بہ ریش مالو کے مریدوں میں حد درجہ خدا ترس پرہیز گار تارک دنیا اور بڑی عمر والے تھے عمر بھر پرگنہ برنگ کے سُندہ براری کے چشمہ پر گوشہ نشین رہے ان کا مقبرہ پرگنہ اولر (علاقہ ترال) کے شمال میں کوچھ مولہ سے ایک کوس اوپر لورہ گام میں ہے یہ گاؤں آپکے ہی نام نامی سے لُدہ گام کہلاتا تھا جو مرورِ ایام کی وجہ سے لورہ گام بن گیا آپ ورع وتقوی میں عالی دستگاہ رکھتے تھے لُدہ ریشی کی خدمت ایک آدمی کرتا تھا کچھ لوگوں نے اس آدمی کے پاس بابا صاحب کی غیبت کی اور یہ بات آپ نے سن لی یہ شگوفہ کھلنے کا موسم تھا اور ماہ شعبان کا مہینہ آپ نے ۲۰ ماہ شعبان کو کوٹھری میں چلہ کاٹنے کی نیت کی عنبریب کی شگوفہ دار ٹہنی ساتھ رکھی خدمت گذار کو کہا کوٹھری کے دروازے کو کنڈی لگا کر کیچڑ سے بند کردو عید الفطر کے دن اگر کوٹھری سے آواز آئے گی تو دروازہ کھولدو نہیں تو کچھ نہ کرنا عید کے دن کوٹھری سے آواز آئی خادم نے دروازہ کھولا حضرت بابا لُدہ ریشی کو انار کے پھول کی طرح چمکتا ہو دیکھا لوگ ان کی زیارت کو آئے ہر آدمی کو ایک ایک پکا ہوا سیب تبرک کے طور پر دے دیا منافقین شرمندہ ہو گئے اور سچے دل سے مخلص بن گئے انتقال کے بعد اسی گاؤں میں آسودہ ہو گئے آپ کے مرید باصفا روپی ریشی مذکورہ نے آپکا آستانہ بنوایا جو اب بھی موجود ہے (تحایف الابرار ص ۱۳۱ نیز اسرار الاخیار ۹۵، ا، ب) خواجہ محمد اعظم مورخ لکھتے ہیں کہ آپ کا نام لُدی ریشی تھا (واقعات کشمیر از ڈاکٹر شمس الدین احمد ص ۳۰۸ ڈاکٹر صاحب نے جو جودی ریشی لکھا ہے صحیح نہیں ہے اور فارسی تاریخ میں سمجھو کاتب کا نتیجہ ہے جس نے تودی کو بودی لکھ دیا۔